بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۶ ہم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم سہ شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۹ تبوک ۱۳۴۶ھش ۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۔ ۹ ستمبر ۶۷ء | نمبر ۲۰۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ایمان باللہ کے زبانی اقرار کے ساتھ عملی شہادتوں کا ہونا ضروری ہے

## جب تک عملی شہادتیں ساتھ نہ ہوں نہیں کہا جا سکتا کہ انسان خدا کو مانتا ہے

"خدا تعالےٰ پر ایمان دو قسم کا ہے۔ ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو یُں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص خدا تعالےٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ دیکھو انسان ایک ادنےٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اس کا اقرار ہے۔ یُں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعوےٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے۔ اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالےٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے یہ اپنے نفس کو دھوکا ہے اور دنیا کو دھوکا دیتا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔ پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۲-۳۱۳)

---

## اخبارِ احمدیہ

• راولپنڈی ۱۸ ستمبر (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

کل حضور نے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں وسیع پیمانے پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے اپنے سفرِ یورپ کے کوائف اور ان کے نتائج و اثرات سے اخبار نویسوں کو آگاہ فرمایا۔ اور ان کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے۔ بعد دوپہر حضور نے اس دعوت میں شرکت فرمائی جس کا مقامی جماعت کی طرف سے وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا گیا تھا۔ پرسوں ۵ بجے شام فلیش مین ہوٹل میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت کا اہتمام تھا۔ ازراہِ شفقت حضور نے اس میں بھی شرکت فرمائی (حضور کی مصروفیات کے متعلق مفصل خبر کل کے پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

---

ہ ربوہ ۱۸ ستمبر۔ سیرالیون مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور میڈیکل مشنری مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم۔بی بی۔ایس متعین مغربی افریقہ وہاں کئی سال تک خدمتِ اسلام کا فریضہ بجالانے کے بعد کل مورخہ ۱۷ ستمبر کی شام کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر ہر دو مجاہدینِ اسلام کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے مرکزِ سلسلہ میں ان کی کامیاب مراجعت پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے انہیں بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

ہ۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما جو یوگنڈا مشن کے انچارج تھے۔ ان کی تبدیلی کینیا ہو گئی ہے۔ اور صوفی محمد اسحٰق صاحب جو پہلے کینیا کے مبلغ انچارج تھے انہوں نے اب یوگنڈا مشن کا چارج لے لیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مکرم شرما صاحب اور مکرم صوفی صاحب کو ان کے نئے مشنوں میں حسبِ سابق احسن طریق پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

ہ۔ نائیجیریا میں مشرقی صوبے کے وفاق سے الگ ہو جانے کے اعلان کے نتیجہ میں وہاں کے حالات کسی قدر مخدوش ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے جملہ مبلغین اور جماعت کے دوست بخیریت ہیں۔ احباب نائیجیریا میں امن کے قیام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

---

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۷ء

# شرفِ انسانی کس طرح حاصل ہوتا ہے

(۲)

اسلام شرفِ انسانی کا یہ نظریہ پیش کرتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ○

یعنی ہم نے انسان کو بہترین ہیئت میں پیدا کیا ہے۔ پھر اس میں پستول کی طرف گرنے کا رجحان رکھ دیا ہے۔ تاہم جو لوگ ایمان لے آتے ہیں۔ اور مناسب اعمال بجا لاتے ہیں۔ ان کے لئے غیر محدود اجر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں الحادی سوشلزم کہتا ہے۔ انسان بے جان مادیات کے کیمیائی امتزاج کی ایک حالت ہے۔ یعنی ایک ذرہ ہے جو مادیاتی حرکت سے جاندار بن جاتا ہے اور جب مرتا ہے تو پھر ذرہ بن کر گردش زمانہ کے ساتھ گردش کرنے لگتا ہے۔ دونوں میں جو فرق ہے اس کو عقلمند انسان محسوس کر سکتا ہے۔ اسلام مادی قوتوں کا منکر نہیں۔ وہ مانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ روح انسانی کو مادہ سے پیدا کرتا ہے۔ نہ صرف مادہ خود بخود یہ صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بے جان سے جاندار خود بخود پیدا نہیں ہو سکتا۔ صرف یہ جان لینے سے کہ فلاں چیز کس طرح بن جاتی ہے۔ اس چیز کے معرضِ وجود میں لانے والے یعنی اس کے خالق سے انکار کی وجہ نہیں ہو سکتا۔

الغرض اسلام اس سے نہیں روکتا۔ کہ انسان اس عمل کے تمام مادی مدارج کو جانے جن سے گزرنے کے بعد بے جان مادہ جاندار بن جاتا ہے۔ اور انسان کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر اسلام الحاد کے طریق کار سے ہٹ کر یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ بے جان مادہ کو جاندار بنانے والا کون ہے۔ اور کون ہے جس نے خود مادہ کو ایسا بنایا ہے کہ وہ ان مدارج سے گزر کر جاندار بن جاتا ہے۔ وہی خالقِ کائنات ہے۔

اس طرح اسلام انسان کو اس بت پرستی سے آزاد کرتا ہے جو الحاد کا طرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ اسلام کا خدا فرماتا ہے۔

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (جاثیہ ۱۳)

اور اللہ تعالےٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب کچھ تمہاری خدمت کے لئے لگا یا ہوا ہے۔ کیا الحاد ایسے شرفِ انسانی کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ الحاد تو انسان کو ذرے ذرے کے سامنے سجدہ ریز کراتا ہے۔ ایک ملحد اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے ذرے ذرے کی غلامی کرتا ہے۔ مگر اسلام کائنات کے متعلق نظریہ ہی بدل دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ تمہارا غلام بنا دیا گیا ہے۔ جس طرح چاہو اس سے کام لو۔ اس طرح ملحد جس بات کو انسانی شرف سمجھتا ہے۔ وہ حقیقت میں کائنات کی غلامی ہے۔ وہ ذلیل ہو کر ایک ذرے سے استمداد کرتا ہے۔ وہ عاجز بن کر مادے سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ کہتا ہے اے اناج کے دانو اے گوشت کے ٹکڑو۔ اے پھلو تم میرے پیٹ میں نہ جاؤ گے تو میں مر جاؤں گا۔ اس کے برخلاف ایک مومن کہتا ہے۔ اے چاند اے سورج اور اے ستارو۔ اے عناصر اے پانیو۔ ہواؤ۔ پھلو تم میرے غلام ہو۔ آؤ میری خدمت کرو۔ میں اشرف المخلوقات ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم تمام اشرف المخلوقات ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اس میں کوئی ذلت کسی کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ رزاق حقیقی تو اللہ تعالےٰ ہے۔ کوئی انسان دوسرے انسان کا رزاق نہیں ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کی اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے رزق سے مدد کرنا کسی کے لئے بھی باعثِ عار نہیں ہے۔ نہ مدد دینے والے کے لئے اور نہ مدد لینے والے کے لئے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ سے محبت اور اس کے شکر بجا لانے کا سودا ہے۔ اس لئے طوعی ہے۔ مگر جبر سے دوسرے کا کمایا ہوا رزق آپس میں بانٹ لینا تو پرلے درجہ کی ذلت ہے۔ اور یہی چیز ہے جو دنیا میں باعث فساد ہو رہی ہے۔ مگر چونکہ اسلام اعتدال کا دین ہے۔ وہ بخل کا بھی علاج کرتا ہے۔ اس لئے اس نے زکوٰۃ اور صدقہ کا اصول مقرر کیا ہے۔ صاحب نصاب سے مال کا صرف چالیسواں حصہ حکومت طلب کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ صدقات ہیں جو طوعی ہیں۔ جب کوئی حکومت زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے کا نظام نہ رکھتی ہو۔ تو مسلمان کو اجازت ہے کہ وہ اپنے طور پر ان کو جائز طور پر استعمال کرے اس کے لئے قواعد ہیں۔ الحادی سوشلزم کوئی قدرتی نظام نہیں پیش کرتا۔ مگر اگر اسلامی حکومت کا نظام ہو تو زکوٰۃ اور صدقات کی تقسیم وہ اسلامی قانون کے مطابق کرتی ہے۔ ورنہ خود انسان ان قواعد کے مطابق سر انجام دے سکتا ہے۔ الحادی سوشلزم تو کہتا ہے کہ اگر کوئی واقعی حاجتمند ہو۔ تو اس کو بھی اپنے طور پر اپنی کمائی میں سے نہ دو۔ اور وہ غریب دے بھی کس طرح کیونکہ اس کی مالی کمائی تو حکومت لے جاتی ہے۔ اس کو تو صرف گزارہ ملتا ہے۔ اپنے گزارہ میں سے کھا وے۔ دوسرے حاجتمند کو دے تو آپ بھوکا مرے۔ یا اپنے بال بچوں کو بھوکا مارے۔ مگر اسلام ساری کمائی کرا نہیں لیتا۔ دوسرے حاجتمندوں کی خدمت کے لئے کچھ نہ کچھ بچتا ہے اس طرح ایک انسان جو دوسرے حاجتمند انسان کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے دیتا ہے۔ وہ لینے والے پر احسان نہیں دھرتا۔ اور صدقہ لینے والے کے لئے اگر وہ واقعی حاجتمند ہے۔ اس میں کوئی عار کی بات نہیں۔ البتہ اسلام صدقہ لینے کو اس لئے برا سمجھتا ہے۔ کہ یہ انسان کو سست اور بے غیرت بنا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں صدقہ دینے پر بڑا زور دیا ہے۔ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ پر اس کو حرام ٹھہرا کر نمونہ بھی پیش کر دیا ہے۔ اور اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ اپنی حاجت خود اپنے زور بازو سے پوری کرو۔

## قطعات

پرے افلاک سے کیا جستجو ہے
جسے تو ڈھونڈتا ہے روبرو ہے
گریز انساں سے کیا ممکن ہے؟ جب وہ
ستاروں سے بھی محوِ گفتگو ہے

جہاں ہنگامہ زارِ رنگ و بو ہے
بتا اے دِل تجھے کیا آرزو ہے؟
سمجھتا ہوں میں تیرے سوزِ غم کو
مرے ساتھ آ مجھے بھی جستجو ہے

سید احمد اعجاز

## مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

(مرتبہ: بشیر الدین صاحب عباسی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

مؤرخہ ۲۲۔ اگست بوقت ۸ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجلاس عام احمدیہ ہال میں منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے خطاب فرمایا۔ انصار اور اطفال نے بھی بہت بڑی تعداد میں اس جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور اقدس نے خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے "کلامِ محمود" سے نظم "نونہالانِ جماعت" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ملک مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے مجلس کراچی کے خاص خاص شعبہ جات کی مختصر رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ بعدہٗ حضور اقدس ایدہ الودود نے خدام سے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور کا پُر معارف خطاب مختصراً اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے اندر جو تنظیمیں ہیں وہ اس کے بازو ہیں جو جماعت کی صحیح تربیت کرکے ان میں قربانی و ایثار کا جوش پیدا کرتے ہیں۔ مجھے آئندہ بھی ان مضبوط بازوؤں کی ضرورت ہے تاکہ ہماری قربانیوں کی رفتار زیادہ تیز ہو سکے۔

حضور نے سفر یورپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مَیں نے یہ سفر اختیار کرنے سے قبل بہت دعا کی کہ یہ سفر بابرکت ہو اور بہت سے دوستوں سے بھی دعائیں کروائیں۔ بالآخر ایک مبشر خواب مَیں نے دیکھا جس سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہو گئی چنانچہ مَیں نے سفر اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے بھی مبشر خوابیں دیکھیں۔ سفر کے دوران دو بڑے مقصد پیشِ نظر رہے۔ ایک جماعت کا جائزہ لینا اور تربیت کرنا۔ کیونکہ دوستوں سے ملنے اور ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے تربیت کا موقع ملتا ہے۔ یورپ کے لوگوں کو انتباہ کرنا۔ وہ لوگ ویسے تو ستاروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن دینی لحاظ سے بہت گرے ہوئے ہیں۔ مَیں نے ان کو بتایا کہ یا تو تم اللہ تعالےٰ کی طرف آجاؤ اور اسلام قبول کر لو ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔

حضور نے فرمایا کہ دورانِ سفر ہم نے خدا تعالےٰ کی قدرتوں کے ایسے جلوے دیکھے جن کا تصوّر کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے نازل ہو کر ہماری تائید کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگوں نے بہت تعاون اور محبت کا اظہار کیا۔ گفتگو کے اچھے مواقع میسر آئے۔ مشہور اخباروں نے تصاویر کے ساتھ خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔ بارہ پادریوں پر مشتمل ایک وفد نے کئی گھنٹے مجھ سے تبادلۂ خیال کیا اور مجھے ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ کوپن ہیگن میں مسجد دیکھنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ مَیں نے قریباً ہر جگہ اہلِ یورپ کو انتباہ کیا کہ دنیا میں دو تباہیاں آچکی ہیں اب تیسری بڑی تباہی سر پر کھڑی ہے۔ اس تباہی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ آپ اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کریں اور اسلام قبول کر لیں۔

حضور نے فرمایا سفر کے دوران احبابِ جماعت نے میرے ساتھ غیر معمولی محبت اور خلوص کے جذبات کا اظہار کیا۔ لوگ دُور دُور سے آتے رہے۔ اور نمازوں میں شامل ہوتے رہے۔ پھر جب واپسی کا وقت آیا تو اپنے امام سے جدائی کا ان کو بہت رنج تھا۔

حضور نے فرمایا مَیں نے اس سفر میں خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور تائیدوں کو غیر معمولی رنگ میں دیکھا ہے۔ یورپ میں جو لوگ مسلمان اور احمدی ہو رہے ہیں وہ اخلاص اور عقیدت اور قربانی کا قابلِ قدر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ نو مسلم احمدی بہنوں نے کھانا خود پکانے کا انتظام کیا اور چائے وغیرہ کے لئے بھی انتظامات کئے جس سے جماعت کی کثیر رقم کی بچت ہوئی۔ انہوں نے سارا کام اپنے ہاتھ سے کیا۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو آئندہ زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔ جماعت کو اِس مقام پر پہنچانا ضروری ہے کہ جب بھی اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی آواز اُن کے کانوں میں پڑے تو وہ پورے طور پر اس کے لئے حاضر ہو سکیں۔ میری جملہ کوششوں کا یہی مقصد ہے کہ جو وعدے غلبہ اسلام کے لئے کئے گئے ہیں وہ پورے ہوں۔ اس لئے آپ بھی دعا کریں اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہم اس طرح سے اپنی تربیت کر لیں کہ نہ مَیں خدا تعالےٰ کے سامنے شرمندہ ہوں اور نہ ہی آپ۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی حاضری ایک ہزار کے لگ بھگ تھی جلسہ کے بعد حضور نے خدام اور دیگر جملہ احبابِ جماعت کو مصافحہ اور ملاقات کا شرف بخشا۔ جلسہ کی کارروائی ۲½ گھنٹے تک جاری رہی۔

---

— سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

"امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

---

## مخلصین جماعت کے حق میں حضرت المصلح الموعودؓ کی

## تین دعائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۵۴ء میں فرمایا۔

(۱) "اگر تمہیں ابھی تک تحریکِ جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالےٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دل کی گرہیں کھول دے۔

(۲) اور اگر تمہیں اللہ تعالےٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالےٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔

(۳) اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالےٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

یاد رہے کہ سالِ رواں میں چندہ تحریک جدید کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ہے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

---

## حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

### سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ

مؤرخہ ۵ ستمبر کو مسجد مبارک ربوہ میں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے صدر عمومی ربوہ نے لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل سپاسنامہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

سیّدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم اہلِ ربوہ حضور کی خدمت میں سفرِ یورپ سے بخیر و عافیت، کامیاب و کامران اور مظفر و منصور مراجعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ہمارے دل خوشیوں سے معمور ہماری زبانیں خدا کی حمد و ثناء سے لبریز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور یورپ میں نہایت کامیابی کے ساتھ پیغامِ حق پہنچانے اور وہاں اشاعت و تبلیغ اسلام میں وسعت کے نئے امکانات کا جائزہ لینے کے بعد ہم میں پھر رونق افروز ہوئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

امام ہمام۔ جماعت پہلے بھی حضور کی اس شفقت اور محبت سے ناواقف نہ تھی جو حضور کو اپنے وابستگانِ دامن سے ہے۔ لیکن اس سفر کے دوران حضور نے جماعت سے جن مشفقانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہے اور جس قدر محبت اور الفت میں ڈوبے ہوئے الفاظ استعمال فرمائے ہیں ان کے بارگراں سے ہر ایک خادم سرنگوں ہے اور اسے حضور کی محض ذرّہ نوازی سمجھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اسے ایسا مشفق اور مہربان امام عطا فرمایا ہے کہ اس پر جس قدر بھی ناز کرے کم ہے اور اپنی خوش بختی پر جس قدر بھی فخر کرے تھوڑا ہے۔

ہمارے پیارے آقا! حضور کے قلبِ مبارک میں جماعت کے افراد سے محبت اور عام بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اور ہم اس کے گواہ ہیں۔ دراصل یہی دو عظیم جذبے حضور کے اس مبارک سفر کے محرک ہوئے۔ ایک طرف حضور کے قلبِ مبارک میں دُور افتادہ احمدی بھائیوں کی محبت جوش مار رہی تھی تو دوسری طرف حضور کو یہ قلق تھا کہ خدائی نوشتوں کے مطابق آئندہ آنے والی عظیم تباہی دنیا کو جلد اپنی لپیٹ میں لے لے گی دنیا کی عظیم قومیں اپنی طاقت کے نشہ میں اس تباہی سے غافل ہیں اس لئے انہیں بروقت تنبیہہ کرنا ضروری ہے تا وہ اس تباہی کے آنے سے پہلے اسلام اور احمدیت کے حصن حصین میں پناہ لیں یا پھر مٹنے کے لئے تیار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ان پر حجت قائم ہو جائے۔

محبوب آقا! اس مبارک سفر کے یہ دونوں مقاصد نہایت شاندار طور پر پورے ہوئے۔ مغربی ممالک کی جماعتوں کے افراد نے جن کے لئے مرکز میں آنا مشکل تھا حضور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور اپنے ایمان اور روحانی قوت کو بڑھایا۔ حضور کے کلماتِ طیّبات سنکر ان کے اندر ایک نئی روح بیداری کی پیدا ہو گئی۔ نیز انہوں نے محسوس کیا کہ برکاتِ خلافت کے نتیجہ میں ایک مبارک وجود کے مقدس دل میں کس طرح ان کی محبت جاگزیں ہے۔ دوسری طرف حضور نے یورپین اقوام کو اور ان علاقوں میں رہنے والے دوسرے ملکوں کے نمائندوں کی وساطت سے تمام دنیا کو آنے والی عظیم تباہی اور اس کے ہولناک نتائج سے آگاہ کیا۔ حضور کی آواز بیک وقت لاکھوں افراد تک بذریعہ ریڈیو، ٹیلیویژن اور پریس پہنچی اور اس طرح ان پر حجت پوری ہو گئی۔ اس سلسلہ میں جو خبریں یہاں پہنچتی رہیں وہ ہمارے لئے نہایت روح افزا اور فرحت بخش تھیں۔

اسی طرح حضور پُرنور نے اس سفر کے دوران کوپن ہیگن کی تاریخی مسجد "نصرت جہاں" کا افتتاح فرمایا جو حضور کے عہدِ خلافت کی یورپ میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد انشاء اللہ العزیز آئندہ خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اس کی عظمت و جلال کو ظاہر کرنے کا اہم ذریعہ ثابت ہو گی۔

نیز حضور نے اس سفر کے دوران لندن میں احمدیہ مشن ہال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ گلاسگو میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے مناسب انتظام کی ہدایت فرمائی۔ نیز یورپین مشنز کے مبلغین کی کانفرنس میں شرکت فرما کر انہیں اپنی زرّیں نصائح سے نوازا۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں احبابِ جماعت کو اپنے روح پرور اور پُرمعارف خطاب سے نوازا۔

علاوہ ازیں حضور نے سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد چیلنج حضور علیہ السلام کے نائب ہونے کی حیثیت سے مفکرینِ یورپ اور پادریوں کے سامنے پیش فرما کر انہیں دعوتِ مقابلہ دی۔

غرضیکہ جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے یہ عظیم الشان سفر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نہایت درجہ کامیاب اور مبارک ثابت ہوا۔ خدا کرے یہ ہزاروں فتوحات و برکات کا پیش خیمہ ثابت ہو اور اسلام کا آفتاب مطلعِ مغرب پر پوری آب و تاب سے چمکنے لگے۔ مغربی اقوام جلد سے جلد خدا تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ حضور کے ہاتھوں اسلام کے عالمگیر غلبہ کا زمانہ قریب سے قریب تر آجائے اور دنیا میں ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی پیشوا۔ آمین۔

سیّدنا! بالآخر ہم اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے پوری جماعت نے حضور کی عدم موجودگی میں خلافت سے دلی وابستگی اور نظام کی پابندی کا نہایت شاندار اور قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا اور جماعت کا قدم ہر لحاظ سے ترقی کی طرف بڑھتا رہا۔

پیارے آقا! جماعت نے آپ کی ہر آواز پر شروع سے لبیک کہا اور خدا تعالیٰ نے اسے حضور کے ارشادات کی تعمیل کرنے کی ہمیشہ توفیق بخشی ہے لیکن جو عظیم کام انجام دینے کے بعد آپ کامیاب واپس تشریف لائے ہیں اس نے حضور کے خدام میں نیا ولولہ اور نیا جوش پیدا کر دیا ہے اور وہ سچے دل سے ہر اس تحریک پر لبیک کہیں گے جو حضور ان کی بہتری اور دین و دنیا میں سُرخروئی کے لئے فرمائیں گے۔

آخر میں حضور کے یہ ناچیز غلام حضور کی خدمتِ اقدس میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ حضور ازراہِ شفقت ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریاں دُور فرمائے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ اٰمِیْن اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

والسّلام

ہم ہیں بستیٔ محمود کے مکین
اور حضور کے ادنیٰ خادم

اہلِ ربوہ

## شکریۂ احباب اور درخواستِ دعا

گزشتہ ماہ میرے والد محترم چوہدری عظمت اللہ صاحب کا پِتّے کا اپریشن لاہور میں ہوا تھا جو بہت پیچیدہ اور خطرناک تھا لیکن مالکِ حقیقی کا احسانِ عظیم ہے کہ جس نے محض اپنے فضل اور احبابِ جماعت اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل انہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائی اور صحت دی ہے۔ زخم بھر چکے ہیں مگر کمزوری بہت ہے۔

خاکسارہ ان تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے والد صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائی اور ان کی صحت کے بارہ میں دریافت کیا۔ انتہائی کوشش کے باوجود ہو سکتا ہے کہ خاکسارہ کئی بھائیوں اور بہنوں کو فرداً فرداً جواب نہ دے سکی ہو اس لئے مَیں بذریعہ الفضل ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

خاکسار کی بھانجی عزیزہ امۃ الحکیم نے کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی (زوآلوجی) کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔

(نسیم سیفی از ربوہ)

# حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

## بعض اوصاف کا تذکرہ

از فقیر سید وحید الدین صاحب لاہور

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (پہلی بیوی سے) فرزند اکبر تھے۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں بیعت کر کے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔
فقیر سید وحید الدین صاحب گلبرگ لاہور نے اپنی تصنیف "انجمن" (ذاتی یادداشتوں اور تاثرات کا مجموعہ) میں "مرزا سلطان احمد" کے عنوان کے تحت ایک مقالہ لکھا ہے۔ جس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے بعض اوصاف کا ذکر ہے۔ یہ مقالہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

میرے بزرگوں سے ان کے دوستانہ مراسم اور قریبی روابط تھے اس زمانے میں ہوٹل موجود ہی نہ تھے۔ نہ آج کی طرح عالی شان ہوٹل تعمیر کرنے یا ان میں قیام کرنے کا تصور تھا۔ مہمان آتے اور اپنے قریبی اقارب واحباب کے پاس ٹھہرتے۔ عام لوگوں کے لئے سرائیں تھیں۔ دوست دوستوں کے ہاں آتے اور بلا تکلف قیام کرتے مہمان نوازی شرافت کی علامت سمجھی جاتی تھی مہمان سے لوگ اکتاتے نہ تھے بلکہ یہ سمجھتے تھے کہ مہمان کا آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہوتا ہے اور مہمان غیب سے اپنا رزق خود لے کر آتا ہے میزبانی اور مہمانی کی وجہ سے آپس کے تعلقات کی بھی تجدید ہوتی رہتی۔

مرزا صاحب اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے ادھر میرے اکثر بزرگ بھی مختلف سرکاری محکموں سے وابستہ رہے انگریز نے کچھ ایسا ماحول پیدا کر دیا تھا کہ خوشحال گھرانوں کے لوگ بھی جب تک کسی سرکاری عہدے اور دفتری منصب پر فائز نہ ہوتے زیادہ باوقار نہ سمجھے جاتے تھے سرکاری ملازمت نشانِ عزت تھی مرزا صاحب اردو فارسی اور عربی زبانوں پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ مگر انگریزی نہیں جانتے تھے۔

سرکاری ملازمت میں انہوں نے اپنے فرائض بڑی محنت انہماک اور دیانتداری سے انجام دیئے۔ جس جگہ بھی رہے نیک نام رہے۔ بالادست افسر بھی خوش ماتحت عملہ اور اہل معاملہ عوام بھی مطمئن وہ اپنی خوبیوں کے معیار سے ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کمشنر کے عہدے تک پہنچے جو اس زمانے میں ایک ہندوستانی کی معراج تھی سادہ لباس۔ سادہ طبیعت۔ انکسار اور مروت ان کے مزاج کا خاصہ تھا ان کی ذات کے جوہر اُس وقت پوری طرح نمایاں ہو کر سامنے آئے جب وہ ریاست بہاولپور وزیر بنا کر بھیجے گئے۔ کوٹھی میں داخل ہوتے ہی ملازمین سے کہا۔
"سلطان احمد اس ٹھاٹھ باٹھ اور سازوسامان کا عادی نہیں ہے"
چنانچہ ان کے کہنے سے تمام اعلیٰ قسم کا فرنیچر اور سازوسامان اکٹھا کر کے ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا۔ انہوں نے اپنے رہنے کے لئے صرف ایک کمرہ منتخب کیا۔ نمائش اور دکھاوا تو آتا ہی نہ تھا لباس اور رہائش کی طرح کھانا بھی سادہ کھاتے۔

جب ملازمت سے ان کے سبکدوش (ریٹائرڈ) ہونے کا وقت آیا تو انہی دنوں پہلی جنگِ عظیم کے اختتام کے بعد حکومت کے خلاف ترکِ موالات (نان کوآپریشن) کے ہنگامے شروع ہو گئے۔ پہلے لاہور اور گوجرانوالہ ان ہنگاموں کی لپیٹ میں آ گیا۔ مرزا سلطان احمد گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ وہاں سب سے زیادہ ہنگامے ہوئے۔ عوام کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ لیڈروں کی ہدایت کے برخلاف انہوں نے آئینی حدود کو توڑ دیا۔ بعض سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچایا اور ریلوے اسٹیشن وغیرہ کا پورا جلا دیا۔ ایک جمِ غفیر ہاتھوں میں بانس یا لاٹھیاں اور اینٹ پتھر لئے ہوئے ضلع کچہری کی طرف بڑھا۔ مرزا سلطان احمد ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ اگر اپنے تدبر اور خوش بیانی سے کام نہ لیتے تو یہ مشتعل لوگ نہ جانے کیا کر کے دم لیتے۔ مرزا صاحب نے اُس پُرجوش ہجوم کے سامنے ایسی سلجھی ہوئی تقریر کی کہ نفرت و غصہ کی یہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ وہی جلوس مرزا سلطان احمد کی سرکردگی میں شہر کو واپس ہوا اور جن کی زبانوں پر "انگریز مردہ باد" کے نعرے تھے وہ اب "مرزا سلطان احمد زندہ باد" کے جیکارے لگانے لگے۔

ترکِ موالات کے ہنگامے ٹھنڈے پڑ گئے تو گورنر پنجاب نے ایک ملاقات میں مرزا سلطان احمد سے کہا کہ آپ گوجرانوالہ کا انتظام ٹھیک طور پر نہ کر سکے۔ مرزا صاحب اس کے جواب میں بولے کہ لاہور میں تو گورنر ایکسی لینسی" بہ نفسِ نفیس موجود تھے پھر بھی یہاں کے ہنگاموں کو نہ روک سکے۔ آپ یہاں روکتے تو یہ ہنگامے وہاں نہ پہنچتے۔ مرزا صاحب کے اس جراءت مندانہ معقول جواب پر لاٹ صاحب خفیف ہو کر رہ گئے۔

انگریز حکومت نے جب پنجاب میں مارشل لاء نافذ کیا ہے۔ تو وہ بڑی سختی اور شدید آزمائش کا زمانہ تھا۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ اور حافظ آباد کے باشندوں پر سب سے زیادہ سختی کی گئی۔ میں اس زمانے میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا بڑے تشدد اور جبر و استبداد کا دور تھا۔ برطانوی ملوکیت چنگیزیت پر اتر آئی تھی۔ ہر روز ایک سے ایک زیادہ حکم نافذ ہوتا شہری آزادی برطانوی سامراج کے شکنجے میں کسی جا رہی تھی۔ حکم دیا گیا کہ شہری تمام موٹر کاریں ہیڈ کوارٹر میں جمع کر دی جائیں۔ اس وقت لاہور میں بمشکل سے پچاس ساٹھ کاریں ہوں گی پھر حکم ہوا کہ موٹر سائیکلیں بھی ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دی جائیں۔ اس کی بھی لوگوں کو جبراً قہراً تعمیل کرنی ہی پڑی۔ مگر جور و ستم کا یہ سلسلہ اس حد پر بھی نہ رک سکا۔ ایک اور فرمان صادر ہوا جس کی تعمیل میں سائیکلیں تک سرکاری تحویل میں دے دینی پڑیں۔ حکم یہ تھا کہ سائیکلیں پمپ اور لیمپ سمیت جمع کرائی جائیں جن بے چاروں کے پاس لیمپ اور پمپ نہ تھے انہوں نے بازار سے مول لے کر سرکاری حکم کی تعمیل کی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے مارشل لاء کی تلوار ہر کسی کے سر پہ لٹک رہی ہے راقم الحروف کے پاس بھی ایک سائیکل تھی جو کئی سال کی رفاقت کے سبب مجھے بہت عزیز تھی۔ میں اسے مع سازوسامان دل پہ جبر کر کے ایمپائر سینما کے مرکز میں داخل کر آیا کیا کرتا، حکمِ حاکم، مرگِ مفاجات!

والد مرحوم اُس زمانے میں حافظ آباد تعینات تھے جو فسادات اور ہنگاموں کے اعتبار سے کافی متاثر علاقہ تھا اور انگریز کی خاص توجہ کا مرکز بن گیا تھا۔ انگریز ڈپٹی کمشنر نے اُن سے دریافت کیا، "آپ کے خیال میں مارشل لاء کو کتنی مدت تک اور قائم رکھنا چاہیئے۔

والد مرحوم نے دست بستہ عرض کیا:
"صاحب! بہت ہو چکا ہے اب بس کر دو"
ان کے اس فقرے میں نہ جانے کتنے مظلوموں کی فریاد و فغاں شامل تھی۔ ڈپٹی کمشنر اس فقرے کو سن کر ایک دم سنجیدہ (SERIOUS) ہو کر خاموش ہو گیا۔ اس کی اس خاموشی کا راز اس وقت کھلا۔ جب ایک ہفتے کے اندر اندر والد صاحب کا تبادلہ دوسرے علاقے میں کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے اندازہ ہوا کہ ہر سچی بات کچھ نہ کچھ قربانی چاہتی ہے

جوانی کی کوتاہ نظری کے سبب میں نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ والد صاحب کو ڈپٹی کمشنر سے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی اس طرح خواہ مخواہ انگریز بالادست افسر کی ناراضگی مول لی لیکن آج میں اپنی اس خام خیالی پہ ندامت محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اس طرح و انداز پہ کیوں سوچا؟ کیونکہ انہوں نے تو یہ کہہ کر خود اپنے حاکمِ مطلق اور منصفِ حقیقی کے سامنے سرخرو ہونے کا ایک سبب پیدا کیا۔ اور یہ مشورہ دیتے ہوئے ذاتی مفاد اور وقتی مصلحتوں کے لئے سچائی اور ایمان کا دامن نہیں چھوڑا۔

یہاں انگریز کے اس کردار کو سراہنا بھی ضروری ہے کہ اس اختلاف رائے کے باوجود ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلے ہی کو تنبیہ سمجھا گیا۔ اس سے زیادہ اور کوئی سخت نوٹس نہیں لیا گیا۔

مارشل لاء جب ختم ہوا۔ تو انگریز سرکار نے اس لاقانونی دور کے واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جس کے صدر مسٹر ہنٹر قرار پائے عوام کی طرف سے ممتاز قومی نمائندے گواہ کی حیثیت سے ہنٹر کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے جس صاف گوئی بے باکی اور اخلاقی جراءت کے ساتھ اس کمیٹی کے روبرو گواہی دی اور واقعات کا تجزیہ کیا وہ ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ میں زریں ورق کی صورت میں محفوظ ہے ...... اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ بڑے صاحب کردار بزرگ تھے۔ (انجمن: ذاتی یادداشتوں اور تاثرات کا مجموعہ ص ۱۲۵)

# فضل عمر فاؤنڈیشن میں جماعت احمدیہ انگلستان کا حصہ

## پندرہ ہزار پونڈ سے زائد کے وعدے موصول ہو چکے ہیں

(قسط نمبر ۱)

### لجنہ اماء اللہ انگلستان

| | | |
|---|---|---|
| ۱ - | رضیہ خاتون صاحبہ | ۱۰ پونڈ |
| ۲ - | بشریٰ طاہر حیات صاحبہ | ۵ " |
| ۳ - | بیگم صاحبہ سلطان احمد صاحب چیمہ | ۵ " |
| ۴ - | بیگم محمد الیاس ناصر صاحب | ۵ " |
| ۵ - | بیگم کرنل رشید احمد صاحب | ۵ |
| ۶ - | " بشیر احمد صاحب | ۵ |
| ۷ - | " عبد الکریم صاحب لالہ | ۵ |
| ۸ - | " عبد العزیز صاحب | ۵ |
| ۹ - | " عبد الرحمٰن صاحب | |
| ۱۰ - | از طرف دادا جان مرحوم | ۱۰۰ |
| ۱۱ - | بیگم خواجہ رشید الدین صاحب قمر | ۲۱ |
| ۱۲ - | " عزیز دین صاحب | ۵ |
| ۱۳ - | " چوہدری نذیر احمد صاحب | ۵ |
| ۱۴ - | " اسماعیل صاحب | ۵ |
| ۱۵ - | " الیاس چیمہ صاحب | ۱۰ |
| ۱۶ - | مسز سلیمہ بخش صاحبہ | ۲۰ |
| ۱۷ - | مسز سعید سہگل | ۵ |
| ۱۸ - | مسز زبیدہ سلطانہ | ۱۰ |
| ۱۹ - | مسز سمینہ ملک صاحبہ | ۵ |
| ۲۰ - | امۃ الباسط مظفر صاحبہ | ۵۰ |
| ۲۱ - | امۃ الحی صاحبہ | ۱۵ |
| ۲۲ - | مسز بشیر احمد صاحب رفیق | ۵ |
| ۲۳ - | رضیہ احمد صاحبہ | ۱۰ |
| ۲۴ - | بشریٰ خواجہ صاحبہ | ۱۰ |
| ۲۵ - | مسز عبد المجید صاحب ناصر | ۵ |
| ۲۶ - | بیگم چوہدری منصور احمد صاحب | ۱۰ |
| ۲۷ - | خورشید بیگم صاحبہ | ۵ |
| ۲۸ - | سعیدہ صاحبہ | ۱۰ |
| ۲۹ - | رشیدہ بیگم صاحبہ | ۵ |
| ۳۰ - | امۃ النظیر صاحبہ | ۵ |
| ۳۱ - | سکینہ بیگم صاحبہ | ۵ |
| ۳۲ - | امۃ اللہ صاحبہ بیگم چوہدری | |
| ۳۳ - | محمد دین صاحب | ۱۰۳ |
| ۳۴ - | بیگم رشید احمد صاحب | ۱۰ |
| ۳۵ - | مسز مولوی عبد الرحمٰن صاحب | ۲۵ |
| ۳۶ - | مس رفیقہ رحمٰن صاحبہ | ۲۵ |
| ۳۷ - | مسز اعجاز چوہدری صاحبہ | ۳۰ |
| ۳۸ - | مسز طیبہ کریم صاحبہ | ۱۰ |
| ۳۹ - | مسز یعقوب صاحبہ | ۸۰ |
| ۴۰ - | بیگم عبد الشکور صاحب | ۱۲ |
| ۴۱ - | بیگم ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب | ۴۰ |
| ۴۲ - | بنت " " | ۷ |
| ۴۳ - | مسز ڈاکٹر سعید السلام صاحب | ۱۰۰ |
| ۴۴ - | مسز ریاض ملک صاحب | ۱۰ |
| ۴۵ - | شمسہ صاحبہ (سفیر احمد صاحب) | ۱۰ |
| ۴۶ - | شمسہ صاحبہ | ۱۰ |
| ۴۷ - | مسز بشارت احمد صاحب | ۳ |
| ۴۸ - | مسز منان صاحبہ | ۱۰ |
| ۴۹ - | مسز افضل خانصاحب | ۲۰ |
| ۵۰ - | مسز کے افتخار صاحبہ | ۵ |
| ۵۱ - | مسز مبارک صاحبہ | ۵ |
| ۵۲ - | مسز ممتاز نون صاحب | ۱۰ |
| ۵۳ - | مسز شاکرہ صاحبہ | ۲۰ |
| ۵۴ - | مسز جیوانی صاحب | ۵ |
| ۵۵ - | مسز فریدہ بشیر صاحبہ | ۱۰ |
| ۵۶ - | مسز رفعت قریشی صاحب | ۱۵ |
| ۵۷ - | مسز بشیرہ حیات صاحبہ | ۱۰ |
| ۵۸ - | مسز ذوالفقار صاحب | ۱۰ |
| ۵۹ - | مادہ ناز کریم صاحبہ | ۱ |
| ۶۰ - | مسز امۃ الظہیر صاحبہ | ۵ |
| ۶۱ - | مس نسرین چوہدری | ۵ |
| ۶۲ - | مسز لطیفہ احمد صاحبہ | ۵ |
| ۶۳ - | مسز طاہرہ سعید صاحبہ | ۵ |
| ۶۴ - | مسز ناصرہ محمود صاحبہ | ۵ |
| ۶۵ - | مسز مریم سیفی صاحبہ | ۵ |
| ۶۶ - | مسز سیدہ مبارک صاحبہ | ۵ |
| ۶۷ - | مسز زبیدہ چیمہ صاحب | ۵ |
| ۶۸ - | امۃ السلام صاحبہ | ۳ |
| ۶۹ - | مسز ممتاز شاکر صاحب | ۵ |
| ۷۰ - | مسز پروین حشمت | ۲ |
| ۷۱ - | مسز بشیرہ سلیمان | ۳ |
| ۷۲ - | مسز امۃ المجید ظفر صاحب | ۲ |
| ۷۳ - | خورشید بیگم صاحبہ | ۵ |
| ۷۴ - | مسز سعید محمد ارشد صاحب | ۱۰ |
| ۷۵ - | مسز امۃ الجمیل صاحب | ۵ |
| ۷۶ - | مسز سکینہ بیگم صاحبہ | ۵ |
| ۷۷ - | مسز صادقہ | |

سید مقصود حیدر ۲۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دعائے نعم البدل - میرا نواسہ عزیزم فاروق سعید عمر ایک ماہ - ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰/۹ کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ نماز جنازہ مولوی محمد الطاف خان صاحب نے پڑھائی - احباب دعائے نعم البدل فرما دیں۔ عزیزم کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر کا پوتا تھا۔

(ڈاکٹر اسعدی احمد بٹ دوم)

# مرکزی اجتماع اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایات و معلومات

۱ - مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسلئے اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے - اطفال کے ہمراہ ان کے مربی - ناظم یا کسی اور ذمہ دار کارکن کو بطور نگران ضرور آنا چاہیئے

۲ - اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے نام - ولدیت - عمر - کلاس - مجلس پر مشتمل فہرست اجتماع سے قبل مل جانی چاہیئے تا ٹکٹ داخلہ جاری کئے جاسکیں۔

۳ - بیرونی مجالس کے اطفال اپنے ہمراہ طفل کا تھیلا ضرور لائیں - جس میں پلیٹ - مگ - ناشتہ کے لئے بھنے ہوئے چنے اور ضرورت کا مختصر سامان موجود ہو - مہمان اطفال کی رہائش اور دونوں وقت کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جائیگا۔

۴ - اجتماع کے دوران اطفال کے متعدد انفرادی و اجتماعی علمی و ورزشی مقابلے ہونگے انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے - معیار صغیر ۷ تا ۱۰ سال اور معیار کبیر ۱۱ تا ۱۵ سال۔

۵ - مندرجہ ذیل انفرادی مقابلے ہوں گے۔

تلاوت قرآن مجید - حفظ قرآن مجید - نظم - تقریر - مضمون نویسی - اذان - بیت بازی - عام دینی معلومات - ۱۰۰ گز کی دوڑ - لمبی چھلانگ - اونچی چھلانگ - مرغ لڑائی

۶ - مندرجہ ذیل مقابلے ٹیم وار ہوں گے - تین ٹانگ کی دوڑ (۲ افراد کی ٹیم) پیغام رسانی (۴ افراد کی ٹیم) رسہ کشی - فٹ بال - کبڈی - اور جھنڈا جنگ (گیارہ افراد کی ٹیمیں)

۷ - تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر کئے گئے ہیں - تقریر کا وقت ۳ سے ۴ منٹ تک ہوگا۔

(ا) قرآن کریم کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے - (ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے شفقت - (ج) خلافت کی برکات۔

۸ - مقابلہ مضمون نویسی کے لئے مندرجہ ذیل عناوین میں سے کوئی ایک چنا جاسکتا ہے وقت نصف گھنٹہ ہوگا - کاغذ قلم خود ہمراہ لائیں۔

(ا) اسلام ایک سچا مذہب ہے - (ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین روشن دلائل - (ج) وقف جدید اور احمدی بچوں کی ذمہ داری

۹ - ذہانت و عام دینی معلومات کے پرچہ میں سب اطفال کی شرکت لازمی ہوگی۔ اسلئے ہر طفل اپنے ساتھ پنسل یا قلم ضرور لائے۔

۱۰ - اجتماع کے موقعہ پر ایک دلچسپ اور مفید علمی و صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا جارہا ہے - اس میں بہترین چارٹ یا دستی کام پیش کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## ولادت

مورخہ ۲/۹ کو خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے جو کہ رانا محمد یعقوب صاحب مرحوم دھرمپورہ لاہور کی پوتی اور مرزا محمد لطیف بیگ صاحب مرحوم پتوکی ضلع لاہور کی نواسی ہیں - جماعت کے بزرگان دین سے درخواست ہے کہ عزیزی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو احمدیت اور اسلام سے سچی محبت رکھنے والی بنائے اور والدین کے لئے باعث برکت ہو۔

(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور و قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)

## درخواستہائے دعا

۱ - میرا لڑکا محمد نواز خاں کراچی میں ایک ملازمت کے لئے انٹرویو دینے جارہا ہے محمد خاں چوہدری جوہڑ پور

۲ - خاکسار کو تقریباً تین چار برس سے پیٹ میں درد ہے اور دو ماہ سے بہت شدت اختیار کر لی ہے (چوہدری اسماعیل موسیٰ رکھی راج تحصیل سکرنڈ ضلع نوابشاہ)

۳ - میرے اباجان محمد ظہیر الدین صاحب ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔

امۃ الحی دار الرحمت شرقی ربوہ

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

# مجوزہ پروگرام سالانہ اجتماع ۱۹۶۷ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## بروز جمعۃ المبارک ۲۰۔ اکتوبر

صبح ۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰ خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے اور دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کرکے اپنے خیمے نصب کریں گے۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ معائنہ صدر محترم

۱۱-۳۰ تا اختتام جمعہ وقفہ برائے طعام و نماز جمعہ و عصر
اس کے معاً بعد خدام مقام اجتماع کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

اختتام جمعہ تا ۳-۰۰ خدام کی مقام اجتماع میں حاضری

۳-۰۰ تا ۳-۱۵ رپورٹ حاضری از نگران قطعہ جات

۳-۱۵ سے تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔
افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۴-۳۰ تا ۵-۱۰ فٹ بال ۱ ر ۲

۵-۱۰ تا ۵-۵۵ کبڈی ۱ ر ۲

۵-۵۵ تا ۶-۰۵ تیاری نماز

۶-۰۵ تا ۶-۲۵ نماز مغرب و عشاء

۶-۳۵ تا ۶-۴۵ درس قرآن مجید۔

۶-۴۵ تا ۷-۴۵ وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر تلاوت قرآن کریم کا ابتدائی مقابلہ ہوگا)

۷-۴۵ تا ۸-۴۵ شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر و سالانہ رپورٹ)

۸-۴۵ تا ۹-۴۰ تقریری مقابلے (معیار سوم)

۹-۴۰ تا ۱۰-۴۰ علمی مقابلے (حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

۱۰-۴۰ شب بخیر۔

## (بروز ہفتہ ۔ ۲۱۔ اکتوبر)

۴-۰۰ بیداری

۴-۰۰ تا ۴-۱۵ تیاری برائے نماز تہجد

۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد

۵-۰۰ تا ۵-۲۰ نماز فجر

۵-۲۰ تا ۵-۴۰ درس قرآن مجید۔

۵-۴۰ تا ۵-۵۰ تلاوت قرآن مجید (تمام خدام تلاوت قرآن مجید کریں گے)

۵-۵۰ تا ۶-۱۰ تلاوت قرآن مجید کا فائنل مقابلہ۔

۶-۱۰ تا ۶-۳۰ ورزش

۶-۳۰ تا ۷-۱۰ ناشتہ (اس دوران والی بال ۱ ر ۲ ر ۳ کے مقابلے ہوں گے)

۷-۱۰ تا ۹-۴۵ فٹ بال ۳ ر ۴
انفرادی کھیلیں (دوڑ ۱۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ ایک میل۔ لمبی چھلانگ
اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ نشانہ غلیل
اونچی آواز۔)
مقابلہ مشاہدہ و معائنہ۔ عربی قصیدہ سنانے کا مقابلہ مضمون نویسی

۹-۴۵ تا ۱۱-۱۵ علمی مقابلے (عام معلومات ہر سہ معیار)

۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰ پرچہ قرآن مجید و عام دینی معلومات (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے)

۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ تقریری مقابلہ معیار دوم

۱-۰۰ تا ۲-۰۰ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اس دوران اذان کا مقابلہ ہوگا)

۲-۰۰ تا ۲-۳۰ نماز ظہر و عصر

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ ذکر حبیب

۲-۴۵ تا ۴-۴۵ شوریٰ

۴-۴۵ تا ۵-۴۵ کبڈی ۳ ر ۴ والی بال ۴

۵-۴۵ تا ۵-۵۵ تیاری نماز

۵-۵۵ تا ۶-۱۰ نماز مغرب

۶-۱۰ تا ۶-۲۵ درس حدیث

۶-۲۵ تا ۷-۲۵ وقفہ برائے طعام و تیاری نماز

۷-۳۵ تا ۷-۴۰ نماز عشاء

۷-۴۰ تا ۸-۲۵ تلقین عمل

۸-۲۵ تا ۹-۲۵ تقریری مقابلے معیار اوّل

۹-۲۵ تا ۱۰-۴۰ علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

۱۰-۴۰ شب بخیر۔

## (بروز اتوار ۲۲۔ اکتوبر)

۴-۰۰ بیداری

۴-۰۰ تا ۴-۱۵ تیاری برائے نماز تہجد

۴-۱۵ تا ۴-۴۵ نماز تہجد۔

۵-۰۰ تا ۵-۲۰ نماز فجر

۵-۲۰ تا ۵-۴۰ درس قرآن مجید

۵-۴۰ تا ۵-۵۰ تلاوت قرآن کریم (تمام خدام تلاوت قرآن کریم کریں گے)

۵-۵۰ تا ۶-۲۰ ورزش

۶-۳۰ تا ۷-۰۰ ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی اور پھر رسہ کشی کے مقابلے ہوں گے)

۷-۰۰ تا ۷-۵۰ والی بال فائنل

۷-۵۰ تا ۸-۴۰ کبڈی فائنل

۸-۴۰ تا ۹-۴۰ فٹ بال فائنل

۹-۴۰ تا ۱۰-۰۰ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۰-۰۰ تا ۱۱-۱۵ تلقین عمل مہتممین مرکزیہ

۱۱-۱۵ تا ۱۱-۴۵ خطاب صدر محترم

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۱۵ پرچہ دوم (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)

۱۲-۱۵ تا ۱-۱۵ وقفہ برائے طعام

۱-۱۵ تا ۳-۰۰ شوریٰ

۳-۰۰ تا ۳-۱۰ تیاری نماز

۳-۱۰ تا ۳-۳۰ نماز ظہر و عصر

۳-۳۰ سے تقسیم انعامات

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عہد۔ دعا۔ رخصت


پاکستان ویسٹرن ریلوے

## نوٹس نیلام

کراچی شہر اور روہڑی کے درمیان ۱۷ اپ / ۱۸ ڈاؤن موہنجوداڑو ایکسپریس ٹرین براستہ دادو، لاڑکانہ اور سکھر پر ڈائننگ کار کے لئے ٹھیکہ ریلوے ہال انسٹی ٹیوٹ مکینل سٹریٹ کراچی کینٹ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے دس بجے دن کو بذریعہ نیلام عام دیئے جائیں گے۔

۲۔ نیلام کی شرائط مع اگریمنٹ کی نقل جس میں ٹھیکے کے قواعد و ضوابط ہیں اور جو کامیاب بولی دہندہ پُر کرے گا اور ریلوے انتظامیہ کے منظور شدہ ملبوسات اور فرنیچر کے متعلق معلومات دفتر چیف کمرشل منیجر پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور سے ۹/۲۷ کے دس بجے دن تک دس روپے فی کاپی کے حساب سے ادا کرکے اور بعد ازاں دفتر سٹیشن سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ ۱۰/۵ سے ۱۰/۹ کے دس بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی خواہش مند فرمیں / افراد اس بات کو مدنظر رکھیں کہ انہیں ریلوے انتظامیہ کے ہاں ایک صد روپے بطور زر امانت جمع کرانا ہوگا علاوہ ازیں اس کے ساتھ اپنے مالی حالات، چال چلن اور گورنمنٹ کے مجوزہ فارم پر ڈومیسائل بھی جیسا کہ ٹھیکے کے قواعد و ضوابط میں درج ہے۔ پی ڈبلیو ریلوے۔ ہیڈکوارٹرز آفس لاہور میں ۱۰/۶ کے دس بجے دن تک یا دفتر سٹیشن سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ ۶۷/۱۰/۵ تا ۶۷/۱۰/۹ ۸-۹ بجے تا ۲ بجے بعد دوپہر تک دے دیں۔

چیف کمرشل منیجر

۶۷/۹ (۷) ۱۳۸۵

# امن کے قیام کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ انسان اپنی پیدائش کی حقیقت کو سمجھ لے

## یہ حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک آنحضرتؐ کی لائی ہوئی تعلیم اس کے سامنے پیش نہ کی جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں قیام امن کے اصل اور حقیقی ذریعہ کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"امن کے قیام کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ انسان اس حقیقت کو سمجھ لے کہ وہ دنیا میں کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم انسان کے سامنے پیش نہ کی جائے جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نظارے اس کے سامنے نہ رکھ دیئے جائیں۔ جب تک ہم اسے یہ یقین نہ دلادیں کہ یہی دنیوی زندگی کا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل زندگی وہ ہے جب وہ مرنے کے بعد اپنے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تو خدا اسے کہے گا کہ

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

کہ اے میرے بندے میں نے تجھے بے انتہا انعامات دیئے ہیں۔ میں نے تیری روح ہمیشہ قائم رکھنی ہے بے شک تیری دنیوی زندگی ہزاروں مایوسیوں ہزاروں ناکامیوں اور ہزاروں بیماریوں کی آماجگاہ تھی لیکن یاد رکھ کہ وہی تیری زندگی نہیں تھی۔ بلکہ اصل زندگی وہ ہے جو اب تجھے دیتا ہوں اور جو ہر قسم کی تکلیفوں اور ہر قسم کی ذلتوں اور ہر قسم کے تنزل سے محفوظ ہے آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ جب یہ خیال کسی کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ میری زندگی عبث نہیں بلکہ یہ ایک اور عظیم الشان زندگی کا پیش خیمہ ہے اور اصل زندگی وہی ہے جو میری موت کے بعد شروع ہوگی۔ تو اس وقت وہ اپنے دل میں حقیقی اطمینان اور حقیقی امن محسوس کرتا ہے اور اس وقت وہ صرف اپنی پیدائش پر ہی خوش ہوتا ہے اور وہ اپنی موت پر بھی خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ موت اس لئے نہیں کہ مجھے تباہ کرے بلکہ اس لئے ہے کہ وہ مجھے چھوٹی جگہ سے اٹھا کر ایک بلند مقام پر پہنچا دے کیا تم نے کبھی دیکھا کہ کوئی شخص تحصیلدار سے ای۔ اے سی ہو گیا ہو یا ڈپٹی کمشنر سے کمشنر ہو گیا ہو اور وہ بجائے خوش ہونے کے رونے لگ گیا ہو۔ اسی طرح مومن اپنی موت پر روتا نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے انعامات ملنے کا وقت آگیا لیکن جو شخص روتا ہے وہ اس لئے روتا ہے کہ اس نے زندگی محض دنیوی حیات کو سمجھ رکھا تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ اس زندگی کا بیشتر حصہ ناکامی اور بدمزگی میں گزر گیا اور اسے کچھ بھی لطف نہ آیا۔ مگر جو شخص جانتا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ایک امتحان کا کمرہ ہے۔ وہ اس کمرہ سے نکلتے وقت خوشی محسوس کرتا ہے۔ جس طرح وہ لڑکا جو اچھے پرچے کر کے آتا ہے خوش ہوتا ہے۔"

تفسیر کبیر جلد ۹ اول صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰

---

۲۔ مشرقی پاکستان میں:-

## انصار اللہ کے اجتماعات

۱۱ ستمبر ۱۹۶۷ء سے مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے اجتماعات کا آغاز ہو چکا ہے۔ علاوہ دیگر علماء کے مرکز کی طرف سے بھی مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب تشریف لے گئے ہیں اور پروگرام کے مطابق ان اجتماعات میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ انصار اللہ کے اراکین سے خاص طور پر اور باقی احباب جماعت سے عام طور پر درخواست ہے کہ وہ ان اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔ چاٹگام۔ برہمن بڑیہ۔ اور ڈھاکہ کے مقامات پر یہ اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں سید پور اور احمد نگر کے مقامات پر علی الترتیب ۲۰، ۲۱ ستمبر اور ۲۹ ستمبر کو اجتماعات ہو رہے ہیں۔ دوست فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

## داخلہ ایم اے عربی

### تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

جن طلباء و طالبات کا ایم اے عربی میں داخلہ لینے کا ارادہ ہو وہ ۲۵ ستمبر سے قبل داخلہ لے لیں اس کے بعد باقاعدہ کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

طالبات کے لئے باپردہ تعلیم کا انتظام ہے اور رہائش کے لئے جامعہ نصرت (برائے خواتین) کے ہوسٹل میں انتظام موجود ہے۔

احمدی طلباء و طالبات کے لئے دینی ماحول نیز دینی تعلیم کا فائدہ بھی ہے۔ مستحق طلباء کو فیس کے سلسلے میں خاص مراعات دی جائیں گی۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

---

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

### بھارتی فوج کے کمانڈر کا اعتراف

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ بھارت نے سرکاری طور پر اعتراف کر لیا ہے کہ اس نے چین پر حملہ کیا تھا۔ کل بھارتی کمانڈر نے چینیوں سے اپنے فوجیوں کی لاشیں وصول کرتے وقت ایک دستاویز پر دستخط کئے جس میں کہا گیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو بھارتی فوجیں درہ ناتھولا کے علاقہ میں داخل ہوئی تھیں اور انہوں نے جان بوجھ کر چینی سرحد پر فوجی کارروائی کی تھی۔ اس سے قبل چینی کمانڈر نے بھارتی کمانڈر کی یہ درخواست منظور کر لی تھی کہ میدان جنگ میں پڑی ہوئی بھارتی فوجیوں کی لاشوں اور زخمیوں کو اٹھانے کی اجازت دی جائے۔ چینیوں نے خود بھی ۱۴ بھارتی فوجیوں کی لاشیں بھارتی حکام کے حوالے کیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ تین دن کی جنگ ۱۵۰ بھارتی مارے گئے۔ اور ۲۰۰ کے لگ بھگ زخمی ہوئے۔ ۱۴ اپنی تمام آشے اور چالیس سے زیادہ زخمی ہوئے بھارت کے ہلاک ہونے والے فوجیوں میں ایک لفٹیننٹ اور ایک کپتان بھی شامل ہے۔

### مقبوضہ علاقے خالی کرنے کی ہدایت

بغداد ۱۸ ستمبر۔ صدر ٹیٹو نے مشرق وسطی کا بحران حل کرنے کے لئے جو فارمولا تیار کیا ہے اسے اسرائیل کے علاوہ تمام فریقوں نے منظور کر لیا ہے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کو اس کی اطلاع دے دی ہے اس بات کا امکان ہے کہ اسے آئندہ منگل کو جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اور اس سے اگلے دن رائے شماری کے بعد اس پر عمل درآمد کرانے کے طریقہ کار کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس فارمولا کے بارے میں روس اور امریکہ میں مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے ان دونوں بڑی طاقتوں نے اصل فارمولا میں بعض تبدیلیاں تجویز کی تھیں جنہیں منظور کر لیا گیا ہے۔

یوگوسلاویہ نے سرکاری طور پر ترمیم شدہ فارمولا کا اعلان کر دیا ہے سفارتی ذرائع کے مطابق امریکہ اسرائیل کے خلاف دباؤ استعمال کرے گا اور اگر اس کے باوجود مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر رضامند نہ ہوا تو وہ اور روس مقبوضہ علاقوں کو خالی کرانے کے لئے بین الاقوامی فوج بھیجنے کی حمایت کریں گے

### شاہ حسین کا شاندار استقبال کیا جائیگا

راولپنڈی ۱۸ ستمبر۔ اردن کے شاہ حسین پرسوں کے بعد صدر ایوب سے بات چیت کے لئے یہاں پہنچیں گے تو چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر ان کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا جائے گا۔ شاہ حسین عمان سے سیدھے کراچی پہنچیں گے جہاں شاہ کا طیارہ تھوڑی دیر کے لئے تیل لینے کے لئے رکے گا۔ شاہ ۶ بجے شام چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچیں گے۔ آمد کے فوراً بعد انہیں صدر کے مہمان خانے لے جایا جائے گا۔

### اناج کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

لاہور ۱۸ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ ۱۹۷۰ء تک خوراک میں خود کفیل بننے کے سلسلے میں ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ یہ منصوبہ گورنر مسٹر محمد موسیٰ کی ہدایت کے مطابق بنایا گیا ہے۔